سوال

(146) سونے کے پانی سے رنگے برتنوں کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سونے کے پانی سے رنگے ہوئے برتنوں کو استعمال کرنا یا بیچنا جائز ہے (فتاویٰ الامارات :96)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونے کی اگر لگی ہوئی چیز معمولی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر زیادہ ہو کہ جس پر سونے کا نام بولا جاسکتا ہو تو پھر ایسی صورت میں مرد و عورت کے لحاظ سے حکم میں فرق پڑے گا۔

سونا مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے لیکن سونے کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں عورتوں سب کے لیے حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے :

"الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَا الذهب وَلفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ "

"جو شخص سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے گویا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔"

جیسا کہ عورتیں محلق شدہ سونے کے حکم میں مستثنیٰ ہیں۔ بہت ساری احادیث سے یہ ثابت ہے۔

مردوں کی نسبت کچھ استثنیٰ ہے کہ جس کی مردوں کو ضرورت ہو۔ ضرورت کے مطابق جیسے مثلاً سونے کا دانت لگوانا مردوں کے لیے جائز ہے۔

لیکن اگر وہاں کوئی اور چیز لگانا ممکن ہو کہ جو سونے کا قائم مقام بن سکے تو پھر سونے کا دانت بنوانا لازمی نہیں ہے۔ اور مردوں کے لیے اس استثناء کو ثابت کرنے کی دلیل عرفجہ بن سعد کی حدیث ہے "کہ جب ان کی ناک دور جاہلیت میں کلاب نامی واقعہ میں ٹوٹ گئی تھی جب وہ مسلمان ہوا اور اس کا چاندی کا ناک تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور چاندی کے ناک سے بُو آنے کی شکایت کی :

فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ "

''تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ سونے کی ناک لگوالے''

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو سونے کی ناک لگوانے کی اجازت دی ہے تو بالاولیٰ یہ جائز ہے کہ سونے کے دانت لگوا سکتا ہے کہ جب کوئی اور چیز کافی نہ ہو سکتی ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

معاملات کا بیان صفحہ: 232

محدث فتویٰ